اسلامی بھائی چارہ

21-January-2020

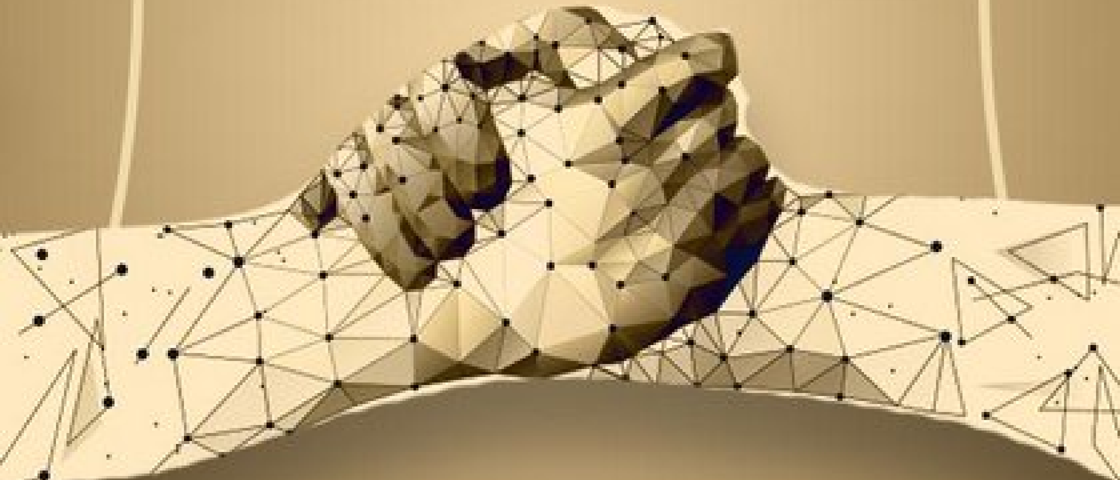

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اِعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یاسَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یادَم کیاہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاوٰی شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ اَنْ یَّلْقَی اللّٰهَ غَدًا رَاضِیًا، فَلْیُكْثِرِ الصَّلَاةَ عَلَیَّ

یعنی جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے وَقْت اللہ پاک اُس سے راضی ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھے۔ (فِردوسُ الاخبار، ۲/۲۸۴، حدیث: ۲۰۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے!اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ [1]

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆نگاہیں نیچی کئے توجہ سے بَیان سُنوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”سیرتِ مُصْطَفٰے“ صفحہ نمبر 185 پر بخاری شریف کے حوالے سے لکھا ہے: حضرات مہاجرین چونکہ انتہائی بے سر و سامانی کی حالت میں بالکل خالی ہاتھ اپنے اہل و عِیال کو چھوڑ کر مدینہ آئے تھے، اس لئے پردیس میں بے سر و سامانی کے ساتھ وحشت و بیگانگی اور اپنے اہلِ و عیال کی جُدائی کا صَدمہ محسوس کرتے تھے۔ اس میں شک نہیں کہ انصار نے ان مہاجرین کی مہمان نوازی اور دِل جُوئی میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی، لیکن مہاجرین دیر تک دوسروں کے سہارے زندگی بسر کرنا پسند نہیں کرتے تھے کیونکہ وہ لوگ ہمیشہ سے اپنے ہاتھوں کی کمائی کھانے کے عادی تھے۔ لہٰذا ضرورت تھی کہ مہاجرین کی پریشانی کو دور کرنے اور ان کے لئے مستقل ذریعۂ معاش مہیا کرنے

1…معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

کے لئے کوئی انتظام کیا جائے۔اسی لئے حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خیال فرمایا کہ انصار و مہاجرین میں رشتۂ اُخُوَّت (بھائی چارہ) قائم کرکے ان کو بھائی بھائی بنادیا جائے تاکہ مہاجرین کے دلوں سے اپنی تنہائی اور بے کسی کا احساس دُور ہو جائے اور ایک دوسرے کے مددگار بن جانے سے مہاجرین کے ذریعۂ معاش کا مسئلہ بھی حل ہو جائے۔چنانچہ مسجدِ نبوی کی تعمیر کے بعد ایک دن حضورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے مکان میں انصار و مہاجرین کو جمع فرمایا، اس وقت تک مہاجرین کی تعداد 45 یا 50 تھی۔حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انصار کو مخاطب کرکے فرمایا:"یہ مہاجرین تمہارے بھائی ہیں۔"پھر مہاجرین و انصار میں سے دو دو کو بلا کر فرماتے گئے:"یہ اور تم بھائی بھائی ہو۔" حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ارشاد فرماتے ہی یہ رشتۂ اُخُوَّت بالکل حقیقی بھائی جیسا رشتہ بن گیا۔چنانچہ انصار نے مہاجرین کو ساتھ لے جا کر اپنے گھر کی ایک ایک چیز سامنے لاکر رکھ دی اور کہہ دیا کہ "آپ ہمارے بھائی ہیں!اس لئے ان سب سامانوں میں آدھا آپ کا اور آدھا ہمارا ہے۔"حضرت سعد بن ربیع انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی اس مخلصانہ پیشکش کو سُن کر حضرت عبدُ الرَّحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے شکریہ کے ساتھ کیا:اللہ پاک یہ سب مال و متاع آپ کو مبارک فرمائے! مجھے تو آپ صرف بازار کا راستہ بتادیجئے!انہوں نے مدینہ کے مشہور بازار قینقاع کا راستہ بتا دیا۔چنانچہ حضرت عبدُ الرَّحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بازار گئے،کچھ گھی اور پنیر خرید کر شام تک بیچتے رہے۔اسی طرح روزانہ وہ بازار جاتے رہے حتّٰی کہ تھوڑے ہی عرصے میں کافی مالدار ہو گئے اور ان کے پاس اتنا سرمایہ جمع ہو گیا کہ انہوں نے شادی کرکے اپنا گھر بھی بسالیا۔جب یہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو حضورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پوچھا:تم نے بیوی کو کتنا مہر دیا؟عرض کی:5 درہم کے برابر سونا۔(بخاری،کتاب مناقب الانصار،باب اخاء النبی...الخ،۲/۵۵۴،حدیث:۳۷۸۰) نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کریم تمہیں برکتیں عطا فرمائے! تم دعوتِ ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری ہو۔ (بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب اخاء النبی... الخ، ۲/۵۵۵، حدیث: ۳۷۸۱)

حضرت عبدُ الرّحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی تجارت میں رفتہ رفتہ اتنی خیر و برکت اور ترقی ہوئی کہ خود ان کا قول ہے: ”میں مٹی کو چھو دیتا ہوں تو وہ بھی سونا بن جاتی ہے۔“ منقول ہے: ان کا سامانِ تجارت 700 اُونٹوں پر لوڈ ہو کر آتا تھا اور جس دن مدینے میں ان کا تجارتی سامان پہنچتا تمام شہر میں دُھوم مچ جاتی تھی۔ (اسد الغابة، عبد الرحمن بن عوف، ۳/۴۹۸ ملخصاً)

حضرت عبدُ الرّحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی طرح دُوسرے مہاجرین نے بھی دکانیں کھول لیں۔ امیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کپڑے کی تجارت کرتے تھے، حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ”قینقاع“ کے بازار میں کھجوروں کی تجارت کرنے لگے۔ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی تجارت میں مشغول ہو گئے تھے جبکہ دوسرے مہاجرین نے بھی چھوٹی بڑی تجارتیں شروع کر دیں۔

(سیرتِ مصطفی، ص ۱۸۸ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ مکی مَدَنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھائی چارے پر مشتمل تعلیمات کس قدر شاندار ہیں کہ وہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جو اپنے گھر بار کو چھوڑ کر بے سرو سامانی کے عالم میں رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کی بجا آوری کرتے ہوئے مدینۂ پاک تشریف لائے تو نبیِّ کریم، رءوف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رحمت نے یہ گوارا نہ کیا کہ اللہ پاک اور اس کے رسول کی خاطِر ہجرت کرنے والے بے سہارا رہیں اور انہیں اکیلا پن محسوس ہو، لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے اور انصار کے درمیان بھائی چارے کا رشتہ

قائم فرمادیا، انصار نے بھی انہیں اپنے بھائیوں سے بڑھ کر ان کی عزت و تکریم کی اور مل جل کر گلشنِ اسلام کی آبیاری کرنے میں اپنا کردار ادا کیا۔ انصار و مہاجرین کا آپس میں محبت و اُلفت اور اِتّفاق و اِتّحاد کا یہ عظیم عمل بارگاہِ الٰہی میں اس قدر مقبول ہوا کہ اس نے اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں ان معزز ہستیوں کی تعریف و توصیف میں آیاتِ مُقدَّسہ نازل فرمائیں، چنانچہ

پارہ 10 سورۃُ الْاَنْفال کی آیت نمبر 74 میں ربِّ کریم کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے:

وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْۤا اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّاؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿۷۴﴾

ترجمۂ کنزالعرفان: اور وہ جو ایمان لائے اور مہاجر بنے اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی وہی سچے ایمان والے ہیں، ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔ (پ۱۰، الانفال: ۷۴)

بیان کردہ آیتِ کریمہ کے تحت تفسیرِ صراطُ الجنان میں لکھا ہے: اس آیت میں ان دونوں کے ایمان کی تصدیق اور ان کے رحمتِ الٰہی کے مستحق ہونے کا ذکر ہے۔ اس آیت سے مہاجرین اور انصار کی عظمت و شان بیان کرنا مقصود ہے کہ مہاجرین نے اسلام کی خاطر اپنے آبائی وطن کو چھوڑ دیا، اپنے عزیز، رشتہ داروں سے جدائی گوارا کی، مال و دولت، مکانات اور باغات کو خاطر میں نہ لائے۔ اسی طرح انصار نے بھی مہاجرین کو مدینۂ پاک میں اس طرح ٹھہرایا کہ اپنے گھر اور مال و متاع میں برابر کا شریک کرلیا، یہ سچے اور کامل مومن ہیں، ان کے لئے گناہوں سے بخشش اور جنت میں عزت کی روزی ہے۔ (تفسیر صراط الجنان، ۴/ ۵۴)

انصار کے فضائل

احادیثِ مبارکہ میں بھی انصار کے فضائل و مناقب بیان ہوئے ہیں، چنانچہ

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے: نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کچھ بچوں اور عورتوں کو ایک شادی سے آتے ہوئے دیکھا تو حضورِ پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کھڑے ہوگئے اور (دو بار) ارشاد فرمایا: اے انصار! تم لوگ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارے ہو! اے انصار! تم لوگ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارے ہو۔ (مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل الانصار، ص ۱۰۴۴، حدیث: ۱۷۴ (۲۵۰۸))

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! زمانۂ رسالت میں بھائی چارے، آپس میں اِتّفاق و اِتّحاد اور دینی اُلفت پر مشتمل صرف یہ پہلا واقعہ نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تو ایسی قوموں کے درمیان بھی محبتوں کے رشتے قائم فرمائے ہیں جن پر ہر وقت جنگی جنون سُوار رہتا تھا، جو کٹ مرنے کے لئے ہر وقت تیار رہا کرتے تھے، جن کی پیاس فقط جانبِ مخالف کا خون بہا کر ہی بجھتی تھی اور جن کی آپس کی لڑائیاں برسہا برس تک جاری رہتی تھیں۔ آیئے! ہم بھی سنتے ہیں کہ مَدَنی آقا، دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کس طرح ان کے درمیان مَحبّت و اُلفت پیدا کی اور انہیں آپس میں بھائی بھائی بنا دیا، چنانچہ

"مدینۂ پاک" کا پرانا نام "یَثْرِبْ" تھا، جب حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس شہر کو اپنے وجودِ مسعود سے نوازا تو اس کا نام "مدینۃُ النَّبی (نبی کا شہر)" پڑ گیا، پھر یہ نام مختصر ہو کر "مدینہ" مشہور ہو گیا اور تاریخی حیثیت سے یہ بہت پُرانا شہر ہے۔ حضورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جب اعلانِ نبوت فرمایا تو اِس شہر میں عرب کے دو قبیلے "اَوس" و "خَزْرَج" اور کچھ "غیر مسلم" آباد تھے۔ اوس و خزرج پہلے تو بڑے اِتّفاق و اِتّحاد کے ساتھ مِل جُل کر رہتے تھے مگر عربوں کی فطرت کے مطابق اِن

دونوں قبیلوں میں لڑائیاں شروع ہو گئیں یہاں تک کہ آخری لڑائی جو تاریخِ عرب میں " جنگِ بُعاث " کے نام سے مشہور ہے۔ یہ لڑائی اس قدر ہولناک تھی کہ اس لڑائی میں اَوس و خَزْرَج کے تقریباً تمام مشہور بہادر کٹ مر گئے، یوں یہ دونوں قبیلے بے حد کمزور ہو گئے۔ اِسلام قبول کرنے کے بعد رسولِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُقدّس تعلیم و تربیت کی بدولت اَوس و خَزْرَج کے تمام پُرانے اِختلافات ختم ہو گئے اور یہ دونوں قبیلے مل جل کر رہنے لگے۔ (سیرتِ مصطفی، ص۱۴۹)

اِتّفاق و اِتّحاد اور محبت و بھائی چارے کے اس واقعے کو قرآنِ کریم میں ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، چنانچہ

پارہ 4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 103 میں ربِّ کائنات کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے:

وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًاۚ (پ۴، اٰلِ عمرٰن: ۱۰۳)

ترجَمۂ کنزالعرفان: اوراللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں ملاپ پیدا کر دیا پس اس کے فضل سے تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔

تفسیرِ صراطُ الجِنان میں لکھا ہے: اللہ پاک کی نعمتوں کو یاد کرو جن میں سے ایک نعمت یہ بھی ہے کہ اے مسلمانو! یاد کرو! جب تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے اور تمہارے درمیان لمبے عرصے کی جنگیں جاری تھیں حتّٰی کہ اَوس اور خَزْرَج میں ایک لڑائی 120 سال جاری رہی اور اس کے سبب رات دن قتل و غارت کی گرم بازاری رہتی تھی لیکن اسلام کی بدولت عَداوت و دُشمنی دور ہو کر آپس میں دینی محبت پیدا ہوئی، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے اللہ پاک نے تمہاری دشمنیاں مٹا دیں، جنگ کی آگ ٹھنڈی کر دی اور جنگ کرنے والے قبیلوں میں اُلفت و مَحبّت کے جذبات پیدا

کر دیئے۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنا دیا ورنہ یہ لوگ اپنے کفر کی وجہ سے جہنم کے گڑھے کے کنارے پر پہنچے ہوئے تھے، اگر وہ اسی حال میں مَر جاتے تو دوزخ میں پہنچتے لیکن اللہ کریم نے انہیں حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صدقے دولتِ اِیمان عطا کرکے اِس تباہی سے بچالیا۔ (تفسیر صراط الجنان ۲/۲۳ ملخصاً)

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! بیان کردہ واقعات میں ہم سبھی کے لئے نصیحت ہے کیونکہ ہم بھی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں، لہٰذا ہونا تو یہ چاہئے کہ ہم بھی ان مقدس ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے شریعت کے دائرے میں رہ کر اپنی ذاتی رنجشوں اور لڑائی جھگڑوں سے بچتے ہوئے آپس میں پیار و محبت سے رہتے اور ایک دوسرے کا خیال رکھتے مگر افسوس! آج گھر گھر میدانِ جنگ بنا ہوا ہے، بھائی بھائی کا منہ دیکھنا گوارا نہیں کرتا، سالہا سال کی دوستیاں ذاتی ناراضیوں کی نذر ہوجاتی ہیں، ایک ادارے، ایک شعبے، ایک گھر بلکہ ایک کمرے میں رہتے ہوئے بھی ایک دُوسرے کے دُکھ دَرد کا اِحساس نہیں کیا جاتا۔ بعض لوگوں کے سینے مسلمانوں کے لئے نفرت اور بغض و کینے سے بھرے ہوئے ہیں اور محبت و بھائی چارے کے جذبے کا کوئی ذرّہ بھی ان کے دل کے کسی گوشے میں موجود نہیں۔ بعض لوگ دُوسروں سے رَحم، شفقت اور اچھے سُلوک کی اُمید تو رکھتے ہیں مگر خود چھوٹی چھوٹی باتوں اور ذاتی ناراضیوں کی بنیاد پر اپنے مسلمان بھائیوں سے تعلق توڑ لیتے ہیں، ان سے شدید نفرت کرتے ہیں، انہیں گالیاں اور دھمکیاں دیتے، ان کے خلاف نامناسب زبان استعمال کرتے بلکہ گریبان تک پکڑ لیتے ہیں، ان کے خلاف جھوٹے مقدمات قائم کرواتے ہیں، جادو ٹونے کرواتے ہیں، ان کی خوشی غمی کی تقریبات کا مکمل بائیکاٹ کر دیتے ہیں جس کے سبب آپس میں محبت و اُخوت کے سارے رشتے ہمیشہ کے لئے دفن ہوجاتے اور محبتوں کی جگہ نفرتوں کی دیواریں قائم ہو

جاتی ہیں۔بالفرض کوئی کسی سے محبت بھرا برتاؤ کرتا بھی ہے تو اس میں اپنا مفاد ضرور پوشیدہ ہوتا ہے،شاید یہی وجہ ہے کہ کثیر تعداد میں ہونے کے باوجود آج مسلمان خوف اور غیروں کے ظلم و ستم کا شکار ہیں،اگر آج مسلمان متحد ہوتے،دیگر مسلمانوں کی خیر خواہی کرتے اور امیر و غریب کا فرق کئے بغیر آپس میں محبت و بھائی چارے کا رشتہ قائم رکھتے تو باطل قوتوں کی مجال نہ ہوتی کہ وہ مسلمانوں کی طرف میلی نظر سے دیکھ پاتیں اور نہ ہی مسلمانوں پر اس قدر آزمائشیں آتیں۔

ہم ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ وہ اَوس و خَزرَج جن کی لڑائیاں سالہا سال تک جاری رہتی تھیں جب وہ اپنی ذاتی ناراضیاں بُھلا کر آپس میں شیر و شکر ہوسکتے ہیں، آپس میں متحد ہو کر بھائی بھائی بن سکتے ہیں تو آخر کیا وجہ ہے کہ ایک محلے، ایک شہر، ایک صوبے یا ایک ملک میں رہنے کے باوجود مسلمان آپس میں دست و گریباں ہیں؟، کیوں آج ایک دوسرے کا منہ تک دیکھنا گوارا نہیں کیا جاتا؟، کیوں دلوں میں نفرتوں اور بغض و عداوت کا لاوا اُبل رہا ہے؟، آخر کیا وجہ ہے کہ مسلمان دیگر مسلمانوں سے پیار و محبت سے پیش آنے کے بجائے ان کی اینٹ سے اینٹ بجانے اور ایک دوسرے کی پگڑیاں اچھالنے کے شیطانی خیالات میں گم رہتے ہیں؟ حالانکہ جس اسلام کے ہم ماننے والے ہیں وہی اسلام ہمیں آپس میں متحد رہنے، محبت و بھائی چارے کو عام کرنے، ایک دوسرے کی خیر خواہی کرنے اور حُسنِ سلوک سے پیش آنے کا درس دیتا ہے، احادیثِ مُبارَکہ میں آپس میں متحد رہنے اور رضائے الٰہی کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے کے فضائل موجود ہیں۔ آیئے! چند ارشاداتِ مُصطفٰے سنتے ہیں:

1. اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: میں ان لوگوں سے محبت کرتا ہوں جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، میں ان لوگوں سے محبت کرتا ہوں جو میری وجہ سے آپس میں محبت کرتے ہیں، میں ان لوگوں سے محبت کرتا ہوں جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں

اور میں ان لوگوں سے محبت کرتا ہوں جو میری وجہ سے ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

(مسندامام احمد، حدیث: عمرو بن عبسة، ۱۱۳/۷، حدیث: ۱۹۴۵۵)

2. فرائض کے بعد سب اَعمال میں اللہ پاک کو زیادہ پیارا عمل مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔

(معجم کبیر، مجاھد عن ابنِ عباس، ۵۹/۱۱، حدیث: ۱۱۰۷۹)

3. سارے مسلمان ایک عمارت کی طرح ہیں جس کا ایک حصّہ دوسرے کو طاقت پہنچاتا ہے۔

(بخاری، کتاب المظالم والغصب، باب نصر المظلوم، ۱۲۷/۲، حدیث: ۲۴۴۶)

4. مسلمانوں کی آپس میں دوستی، رحمت اور شفقت کی مثال جسم کی طرح ہے، جب جسم کا کوئی عُضو بیمار ہوتا ہے تو بخار اور بے خوابی میں سارا جسم اس کا شریک ہو جاتا ہے۔

(مسلم، کتاب البرّ والصلة والآداب، باب تراحم المؤمنین... الخ، ص ۱۰۷۱، حدیث: ۶۵۸۶)

5. بروزِ محشر تم میں میرے سب سے زیادہ محبوب اور میری مجلس میں سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو تم میں اچھے اخلاق والے ہیں۔ میرے نزدیک زیادہ قابلِ نفرت اور قیامت کے دن میری مجلس میں سب سے زیادہ دُور منہ بھر کر باتیں کرنے والے، باتیں بنا کر لوگوں کو مرغوب کرنے والے اور تکبر کرنے والے ہونگے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، ۴۰۹/۳، حدیث: ۲۰۲۵)

6. مومن محبت کرنے والا ہوتا ہے اور اس سے محبت کی جاتی ہے۔ جو محبت نہ کرے اور نہ ان سے محبت کی جائے تو اس میں کوئی بھلائی نہیں اور لوگوں میں سے بہتر وہ ہے جو دوسروں کو نفع پہنچائے۔

(تاریخِ ابن عساکر، ۴۰۴/۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ آپس میں متحد رہنے اور محبت واُلفت

قائم رکھنے کی کس قدر اہمیت وفضیلت ہے۔شیطان مردود تو ہرگز نہیں چاہے گا کہ مسلمان اپنے ذاتی اِختلافات بھلا کر مل جل کر رہیں لہٰذا آپس میں اِتّفاق واِتّحاد قائم رکھئے اور شیطان کا ہر وار ناکام بنایئے۔ عربی مُحاوَرہ ہے: ''اَلْاِتِّحَادُ قُوَّۃٌ عَظِیْمَۃٌ'' یعنی اِتّحاد قوتِ عظیمہ ہے۔یہ ایک حقیقت ہے کہ متحد رہ کر اور آپس میں محبتیں بانٹ کر ہم بڑے سے بڑے چیلنجز سے نمٹ سکتے ہیں جبکہ اس کے برعکس ایک دوسرے سے پیٹھ پھیر کر اور محبتوں کے چراغ بجھا کر چھوٹی سی آزمائش کا بھی مقابلہ نہیں کرسکتے۔ہم نے موٹے موٹے رسّے دیکھے ہوں گے جو نرم ونازک دھاگوں کے اتحاد کا نتیجہ ہوتے ہیں حالانکہ ایک دھاگہ جس کی کمزوری کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ چھوٹا سا بچہ بھی اُسے باآسانی توڑ سکتا ہے، مگر جب کئی کمزور دھاگے آپس میں اتحاد کرلیں تو ایک مضبوط رسّے کی صورت اختیار کرلیتے ہیں جو بڑے بڑے بحری جہازوں کو پانی کے شدید زور میں بھی آسانی سے روکے رکھتا ہے۔

اسی طرح اگر ہم سمندر سے ایک قطرہ نکالیں اور ہتھیلی پر رکھ کر کسی سے پوچھیں یہ کیا ہے؟ جواب ملے گا کہ یہ قطرہ ہے۔اس قطرہ کو سمندر میں ڈال کر پھر پوچھیں تو وہ کہے گا کہ یہ سمندر ہے۔ دونوں بار جواب مختلف کیوں ہوا؟اس لئے کہ قطرہ جب سمندر سے جدا ہوا تو محض قطرہ تھا، مگر سمندر سے ملتے ہی قطرہ نہ رہا بلکہ سمندر ہوگیا،اب اسے سورج کی حرارت خشک نہیں کرسکتی۔ہوا اُچھالا نہیں سکتی کیونکہ اس قطرے نے سمندر سے اتحاد کرلیا ہے۔یوں ہی بُلند وبالا پہاڑ جس کی چوٹی آسمان سے باتیں کررہی ہو تو ہر عقلمند اس کی طرف دیکھتے ہی کہے گا کتنا بلند وبالا پہاڑ ہے مگر جب ہم اس پہاڑ سے ایک ذرّہ ہتھیلی پر رکھ کر اس کے بارے میں پوچھیں گے تو جواب ملے گا کہ یہ مٹی کا ذَرّہ ہے۔غور کریں کہ جب یہ پہاڑ سے ملا ہوا تھا تو اسے پہاڑ کا نام دیا جارہا تھا مگر جب اس سے جدا ہوا تو ذَرّہ کہلایا۔

معلوم ہوا!اِتّحاد واقعی عظیم دولت ہے لہٰذا اگر کسی مسلمان سے ناراضی ہو جائے،کوئی دل دکھا

دے، قرض دینے یا واپس کرنے میں ٹال مٹول کا مظاہرہ کرے، رشتہ دینے سے انکار کردے، منگنی توڑ دے، دعوت میں نہ آئے یا ہمیں نہ بلائے، فون ریسیو نہ کرے، ذاتی سامان یا گاڑی وغیرہ کو نقصان پہنچادے، بات کو اہمیت نہ دے، مطلوبہ چیز دینے سے انکار کردے، ذات، خاندان یا برادری کو بُرا بھلا کہے تو ہمیں چاہئے کہ ہم ان معاملات میں مسلمانوں سے منہ پھیرنے اور فتنہ و فساد پھیلانے سے بچتے ہوئے بھائی چارے کا انمول رشتہ قائم رکھیں۔ آیئے! اس ضمن میں 2 فرامینِ مُصْطَفٰے سنتے ہیں:

(1) کسی شخص کو یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین رات سے زیادہ چھوڑے رہے کہ جب دونوں ملیں تو یہ اس سے وہ اس سے منہ پھیر لے ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

(بخاری، کتاب الادب، باب الھجرۃ، ۴/۱۲۰، حدیث: ۶۰۷۷)

(2) ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو، نہ ایک دوسرے سے دُشمنی کرو، نہ حَسَد کرو، نہ تَعَلُّقات توڑنے والے بنو اور اللہ پاک کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔ مُسلمان، مُسلمان کا بھائی ہے، نہ اُس پر ظُلْم کرتا ہے، نہ اُسے مَحروم کرتا ہے اور نہ اُسے رُسوا کرتا ہے۔

(مسلم، کتاب البر و الصلۃ، تحریم ظلم المسلم...الخ، ص ۱۰۶۴، حدیث: ۶۵۴۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کے درمیان بھائی چارے اور محبت و اُلفت کے چراغ جلانے میں بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا کردار ہمارے لئے لائقِ تقلید ہے کیونکہ یہ حضرات تعلیماتِ نبوی کی روشنی میں ساری زندگی مسلمانوں کو آپس میں متحد رہنے، انہیں دیگر مسلمانوں سے پیار و محبت کا برتاؤ کرنے، ان کے حقوق کی بجاآوری کرنے اور ان کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے کی ترغیب دلاتے ہیں۔ آیئے! اس بارے میں 2 واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ اور ایک مغرور امیر

ایک صاحب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے، اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ بھی کبھی کبھی ان کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ایک مرتبہ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ اُن کے یہاں تشریف فرماتھے کہ ان کے محلے کا ایک بے چارہ غریب مسلمان ٹوٹی ہوئی پرانی چارپائی پر جو صحن کے کنارے پڑی تھی جھجکتے ہوئے بیٹھا ہی تھا کہ صاحبِ خانہ نے نہایت کڑوے تیوروں سے اس کی طرف دیکھنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ ندامت (شرمندگی) سے سر جھکائے اُٹھ کر چلا گیا۔اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کو صاحبِ خانہ کی اس مغرورانہ رَوِش سے سخت تکلیف پہنچی مگر کچھ فرمایا نہیں، کچھ دنوں بعد وہ صاحب اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے یہاں آئے تو آپ نے اسے اپنی چارپائی پر جگہ دی۔وہ بیٹھے ہی تھے کہ اتنے میں کریم بخش حجام اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کا خط بنانے کے لئے آئے، وہ اس فکر میں تھے کہ کہاں بیٹھوں؟اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے فرمایا: بھائی کریم بخش! کیوں کھڑے ہو؟ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور ان صاحب کے قریب بیٹھنے کا اشارہ فرمایا، کریم بخش حجام ان کے ساتھ بیٹھ گئے، اب ان صاحب کے غصہ کی یہ کیفیت تھی کہ جیسے سانپ پھنکاریں مارتا ہو اور فوراً اُٹھ کر چلے گئے پھر کبھی نہ آئے۔(حیاتِ اعلیٰ حضرت،۱/۱۰۸ملخصًا)

اِمامِ اعظم رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی وصیّتیں

کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرت اِمامِ اعظم ابو حنیفہ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ اپنے شاگردِ رشید حضرت یوسف بن خالد رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: غم خواری، صبر، بُردباری، حُسنِ اَخلاق اور وُسعتِ قلبی کو اپنے لئے لازم کرلینا، جب تم کسی کی بُرائی پر آگاہ ہوجاؤ تو اُس کی اِصلاح کی جلد کوئی تدبیر کرنا اور جب کسی کی خوبی سے آگاہی ہو تو اُس کی طرف زیادہ توجُّہ اور رَغبت

کرنا، اُس سے بھی ملتے رہو جو تم سے ملے اور جو نہ ملے اُس سے بھی ملتے رہو۔ جو تمہارے ساتھ بھلائی کرے اُس کے ساتھ بھی بھلائی کرو اور جو بُرائی سے پیش آئے اُس کے ساتھ بھی اَچھائی سے پیش آؤ، عَفْو و دَرگُزر کی عادت اپناؤ اور نیکی کا حکم دیتے رہو، فُضول کاموں سے دُور رہو، جو تمہیں تکلیف پہنچائے اُسے معاف کردو اور لوگوں کے حُقوق کی ادائیگی میں جلدی کرو۔ تمہارا مسلمان بھائی بیمار ہو جائے تو اُس کی عِیادت کے لئے جانا اور خادِمین کے ذریعے اُس کی خبرگیری بھی کرتے رہنا اور جو تمہاری محفل میں حاضر نہ ہو سکے اُس کے حالات کا پتہ لگاتے رہنا (کہ وہ کسی مصیبت میں مبتلا تو نہیں؟)، اگر کوئی تمہارے پاس آنا چھوڑ دے تو تم پھر بھی اُس کے پاس جانا نہ چھوڑنا بلکہ اُس سے ملاقات کرتے رہنا، جو تمہارے ساتھ بے رُخی سے پیش آئے تم اُس سے صِلَہ رِحمی سے پیش آنا، جو تمہارے پاس آئے اُس کی عزت کرنا، جو بُرائی سے پیش آئے اُسے مُعاف کردینا، جو تمہاری بُرائی بیان کرے تم اُس کی خوبیاں بیان کرنا اور اُن میں سے کوئی وفات پا جائے تو اُس کے حُقوق پورے پورے ادا کرنا اور کسی کو کوئی خوشی حاصل ہو تو اُسے مبارَک باد دینا، کوئی مصیبت پہنچے تو غم خَواری کرنا، اگر کسی کو کوئی آفت پہنچے تو اُس سے ہمدردی کرنا، اگر کوئی تمہارے پاس اپنی حاجت لائے تو اُس کی حاجت پوری کرنا، کوئی فریاد کرے تو فریادرَسی کرنا، کوئی مدد کے لئے پکارے تو طاقت کے مطابق اُس کی مدد کرنا اور لوگوں کے ساتھ خوب محبت سے پیش آنا، سلام کو عام کرنا اگرچہ گھٹیا لوگوں کو کرنا پڑے، لوگوں کی جائز حاجات پوری کرتے رہنا، اُن سے نرمی اور دَرگُزر کرنا، کسی کے لئے تنگ دِلی اور بیزاری ظاہر نہ کرنا، اُن کے ساتھ اِس طرح گھل مل جانا گویا تم اُنہی میں سے ہو اور عام لوگوں سے ایسا مُعامَلہ کرنا جیسا اپنے لئے پسند کرتے ہو اور لوگوں کے لئے وہی چیز پسند کرنا جو اپنے لئے کرتے ہو، اپنے نفس پر قابو پانے کے لئے اُسے خامیوں سے بچانا اور اُس کے اَحوال کی نگہبانی کرتے رہنا، فتنہ و فساد اَنگیزی نہ کرنا، جو تم

سے ناراض ہو جائے تم اُس سے بیزار نہ ہونا اور جو تمہاری بات پوری توجُّہ سے سُنے تم بھی اُس کی بات غور سے سُننا۔ (امامِ اعظم کی وصیتیں، ص۲۸۔۳۰ ملخصاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اب ہم رِضائے الٰہی کے لئے مُسلمانوں سے محبت کرنے اور ان سے بھائی چارے کا رشتہ قائم رکھنے پر مشتمل اقوالِ بزرگانِ دِین سُنتے ہیں:

(1) خلیفۂ چہارُم اَمیرُالمؤمنین حضرت علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے فرمایا: بھائی چارہ قائم کرنا خود پر لازم کرلو کیونکہ دنیا و آخرت میں یہی (یعنی اچھے دوست) تمہارا سہارا ہیں۔ (احیاء العلوم، ۲/۵۷۹)

(2) حضرت عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: اللہ پاک کی قسم! اگر میں دن میں روزہ رکھوں اور افطار نہ کروں، رات بھر بغیر سوئے قیام کروں اور وقفے وقفے سے اللہ پاک کی راہ میں مال خرچ کرتا رہوں لیکن جس دن مروں اُس دِن میرے دل میں اللہ پاک کے نیک بندوں کی محبت اور اس کے نافرمانوں سے عداوت (دشمنی) نہ ہو تو یہ تمام چیزیں مجھے کچھ نفع (فائدہ) نہ دیں گی۔

(احیاء العلوم، ۲/۵۷۹)

(3) حضرت فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: افسوس! تم جنّتُ الفِرْدَوس میں انبیا، صدیقین، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ اللہ پاک کا پڑوس تو چاہتے ہو لیکن کیا تم نے کوئی عمل اللہ پاک کی رضا کے لئے کیا ہے؟ کوئی خواہش تم نے اس کی رضا کے لئے چھوڑی ہے؟ کبھی اس کی رضا کے لئے غصے کو قابو کیا ہے؟ کوئی ٹوٹا ہوا رشتہ جوڑا ہے؟ اپنے بھائی کی کوئی غلطی اس کی رضا کے لئے معاف کی ہے؟ کسی قریبی رشتہ دار سے اللہ پاک کی رِضا کے لئے دُوری اختیار کی ہے؟ دور رہنے والے کو اللہ پاک کی رضا کے لئے کبھی اپنے قریب کیا ہے؟ (احیاء العلوم، ۲/۵۸۰)

(5) حضرت مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ پاک کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے جب ملتے ہیں

اور ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکراتے ہیں تو ان کی خطائیں ایسے مٹتی ہیں جیسے سردیوں میں درختوں کے خشک پتے جھڑ جاتے ہیں۔ (احیاء العلوم، ۲/ ۵۸۲)

(7) حضرت ابو اِدرِیس خَولانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے عرض کی: میں اللہ پاک کی رضا کے لئے آپ سے محبت کرتا ہوں۔ حضرت مُعاذ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: تمہیں مبارک ہو! میں نے رسولِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سُنا: قیامت کے دن بعض لوگوں کے لئے عرش کے گرد کُرسیاں نصب کی جائیں گی، ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکدار ہوں گے، لوگ گھبراہٹ کا شکار ہوں گے جبکہ انہیں کوئی گھبراہٹ نہ ہوگی، لوگ خوفزدہ ہوں گے انہیں کوئی خوف نہ ہوگا، وہ اللہ پاک کے دوست ہیں جن پر نہ کوئی اندیشہ ہے نہ کچھ غم۔ عرض کی گئی، یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی رضا کے لئے آپس میں محبت کرنے والے۔ (احیاء العلوم، ۲/ ۵۷۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کا آپس میں بھائی چارے کی فضا کو قائم رکھنا یقیناً بہت بڑی سَعادَت اور رِضائے الٰہی کا سَبَب ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ محبت و اُلفت کا یہ حَسین گلشن شاد و آباد رہے اور ہمارا مُعاشرہ امن کا گہوارا بن جائے تو ہمیں چاہیے کہ نفرت پھیلانے والے اسباب کو تلاش کرکے اُن کی روک تھام کی بھرپور کوشش کریں۔ آیئے! چند اسباب کے متعلق سنتے ہیں:

تَعَصُّب پسندی

اللہ پاک نے تمام انسانوں کو ایک ہی ماں اور باپ حضرت آدم عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور حضرت حوا رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے پیدا فرمایا اور پھر یہ سلسلہ آگے بڑھتا رہا یہاں تک کہ مختلف قبائل اور خاندان وجود میں آئے، جیسا کہ ارشادِ باری ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىٕلَ لِتَعَارَفُوْاؕ

ترجَمۂ کنزالعرفان: اے لوگو!ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قومیں اور قبیلے بنایا تاکہ تم آپس میں پہچان رکھو۔ (پ:۲۶،الحجرات:۱۳)

افسوس! آج ہمارے معاشرے میں قومیت، لِسانیت اور نسبیت کی وَبا عام ہوچکی ہے جس کی وجہ سے لوگ مختلف گروہوں میں بٹ چکے ہیں، ہر کوئی اپنے خاندان اور قومیت پر فخر کرتا ہے اور دوسرے کو نیچا دکھاتا ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف نفرتیں اور دشمنیاں پیدا ہو رہی ہیں، اب تو نوبت مار دھاڑ سے بڑھ کر قتل و غارت گری تک پہنچ گئی ہے اور آئے دن یہ خبر سننے کو ملتی ہے کہ فلاں شخص کو لسانیت یا قومیت کی بنا پر قتل کر دیا گیا۔

ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تعصُّب پسندی اور قومیت کی وجہ سے ترجیح دینے کا دروازہ پہلے ہی بند فرما دیا تھا، چنانچہ

رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو تَعَصُّب کی طرف دعوت دے، وہ ہم میں سے نہیں ہے جو تعصُّب کی وجہ سے لڑے اور وہ ہم میں سے نہیں ہے جو تعصُّب پر مَرے۔ (مشكاة المصابيح، كتاب الاداب، باب المفاخرة و العصبية، ۲/۲۰۳، حديث: ۴۹۰۷) ایک اور مقام پر فرمایا: اے لوگو! تمہارا پروردگار ایک ہی ہے اور تمہارا باپ ایک ہی ہے۔ کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی گورے کو کسی کالے پر اور کسی کالے کو کسی گورے پر کوئی فضیلت حاصِل نہیں، فضیلت صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔ (مسند احمد، ج9، ص127، حدیث:23548 ملتقطاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سخت ناپسند ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کو تکلیف پہنچائے اور اُسے حقیر جانے۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قومیت کو افضل ہونے کی دلیل قرار نہیں دیا بلکہ افضلیت کا معیار تقویٰ و پرہیز گاری کو قرار دیا ہے۔ لہٰذا ہم میں سے ہر مسلمان کو چاہیے کہ قوم اور زبان کے تعصب سے نکل کر آپس میں اِتّفاق و اِتّحاد سے رہیں۔

بغض و کینہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپس میں اختلاف پیدا کرنے کا ایک سبب مسلمان کیلئے اپنے دل میں بغض و کینہ پیدا کرنا بھی ہے، آپس میں بُغض و کینہ خاندان کا شیرازہ بکھیر دیتا ہے، برادری میں لڑائی جھگڑے کا باعث بنتا ہے اور ملک و قوم کی تباہی کا سبب بنتا ہے۔ نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں کو بھائی بھائی بن کر رہنے کی تاکید فرمائی ہے، چنانچہ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: آپس میں حَسَد نہ کرو، آپس میں بُغض وعداوَت نہ رکھو، پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی بیان نہ کرو اور اے اللہ پاک کے بندو! بھائی بھائی ہو جاؤ۔ (بخاری، کتاب الادب، ۴/۱۱۷، حدیث: ۶۰۶۶) حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی بدگمانی، حَسَد، بُغْض وغیرہ وہ چیزیں ہیں جن سے محبت ٹوٹتی ہے اور اسلامی بھائی چارہ محبت چاہتا ہے، لہٰذا یہ عُیُوب چھوڑو تاکہ بھائی بھائی بن جاؤ۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۶۰۸)

چغل خوری

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! چغلی کرنا ایک ایسی آفت ہے جو محبتوں کے ہَرے بھَرے گلشن کو وِیران کر دیتی ہے۔ اسی کی نحوست سے آج مسلمان آپس میں دست و گریباں دکھائی دیتے ہیں۔ چغلی کی آفت میں مبتلا افراد جب تک اپنی لگائی ہوئی آگ سے کسی کا چمنستان جلتے ہوئے نہ

دیکھ لیں انہیں کسی کروٹ چین نہیں آتا۔ محبتوں کے یہ چور یعنی چغل خور چاہے دنیا میں کتنے ہی معزز کیوں نہ ہوں مگر ان کا شُمار اللہ پاک کے نزدیک بدترین لوگوں میں ہوتا ہے، جیسا کہ

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ کریم کے بدترین بندے وہ ہیں جو لوگوں میں چغلی کھاتے پھرتے ہیں اور دوستوں کے درمیان جدائی ڈالتے ہیں۔ (مسند احمد، ۱۰/۴۴۲، رقم: ۲۷۶۷۰)

بُزرگانِ دین فرماتے ہیں: عقلوں کے دشمنوں اور محبتوں کے چوروں سے بچو، یہ چور بدگوئی کرنے والے اور چُغلی کھانے والے ہیں اور چور تو مال چُراتے ہیں جبکہ یہ (غیبتیں اور چغلیاں کرنے والے) لوگ محبتیں چُراتے ہیں۔ (مُستَطْرَف، ۱/۱۵۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نفرتیں پیدا کرنے والے چند اُمور کے بارے میں سُن کر اُمید ہے کہ انہیں چھوڑنے کا ذہن بنا ہو گا۔ آیئے! اب کچھ ایسے کاموں سے متعلق بھی سُنتے ہیں جو مسلمانوں میں محبت کا رِشتہ مَضبُوط بنانے اور بھائی چارے کو فروغ دینے میں کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں، چنانچہ

مُسکرا کر ملنا

مسلمانوں کے دلوں میں مَحَبَّت پیدا کرنے کیلئے ملاقات کے وقت مسکرا کر ملنے کی عادَت بنایئے کہ مُسکرانا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّت ہے چُنانچہ حضرت اُمِّ دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا ، حضرت ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے مُتَعَلِّق فرماتی ہیں: وہ ہر بات مُسکرا کر کیا کرتے، جب میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ دورانِ گفتگو مسکراتے رہتے تھے۔

(مکارِمُ الاخلاق للطَّبَرانی، ص ۳۱۹، رقم: ۲۱)

آیئے! ترغیب کے لئے ایک اِیمان افروز حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

دعوتِ اسلامی کے آغاز میں امیرِ اَہلسُنّت حضرت علّامہ مَولانا محمّد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کو ایک اسلامی بھائی کے بارے میں پتا چلا کہ وہ آپ کو بُرا بھلا کہتا ہے اور اس نے آپ کی امامت میں نماز پڑھنا بھی چھوڑ دی ہے۔ ایک دن وہ آپ کو اپنے دوست کے ساتھ سرِ راہ مل گیا تو آپ نے اسے سلام کیا تو اس نے منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ لیکن آپ نے اس کی بے رخی کا کوئی اثر نہ لیا اور اس کے سامنے ہو کر مسکراتے ہوئے کہا: بہت ناراض ہو بھائی؟ اور اسے اپنے سینے سے لگالیا اور گرم جوشی سے مُعانقہ کیا۔ اس کے دوست کا کہنا ہے: وہ آپ کے جانے کے بعد کہنے لگا: عجیب آدمی ہے! میرے منہ پھیر لینے کے باوجود اس نے مجھے گلے لگالیا، جب اس نے مجھے گلے لگایا تو یوں محسوس ہوا کہ دل کی ساری نفرت مَحَبَّت میں بدل گئی، لِہٰذا! میں مرید بنوں گا تو انہیں کا بنوں گا۔ پھر وہ اسلامی بھائی اپنے کہنے کے مطابق آپ کے مرید بھی بنے اور داڑھی شریف بھی چہرے پر سجالی۔

(انفرادی کوشش، ص ۱۰۲)

نَرمی اور عفوودَرگُزر

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نرمی اختیار کرنا اور عفوو دَرگُزر سے کام لینا بھی نہ صرف مسلمانوں میں محبت بڑھانے کا ایک نسخہ ہے بلکہ غیر مسلموں کے دل نرم کرکے اسلام کی طرف راغب کرنے کا طریقہ ہے۔ اس بارے میں ایک بہت پیاری حِکایَت سُنئے چنانچہ

حضرت مالِک بن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک مکان کرائے پر لیا۔ اُس مکان کے بالکل برابر میں ایک غیر مسلم کا مکان تھا جو بُغض وعِناد کی بنیاد پر پرنالے کے ذَرِیعے گندا پانی اور غلاظت آپ کے

کاشانہ عظمت میں ڈالتا رہتا مگر آپ خاموش ہی رَہتے۔ آخرِ کار ایک دن اُس نے خود ہی آکر عرض کی: جناب! میرے پرنالے سے گرنے والی نَجاست کی وجہ سے آپ کو کوئی شکایت تو نہیں؟ آپ نے نہایت ہی نرمی کے ساتھ فرمایا: پرنالے سے جو گندگی گرتی ہے اُس کو جھاڑو دے کر دھوڈالتا ہوں۔ اس نے کہا: آپ کو اتنی تکلیف ہونے کے باوُجود غصہ نہیں آتا؟ فرمایا آتا تو ہے مگر پی جاتا ہوں، کیونکہ خدائے پاک کا فرمانِ محبت نشان ہے

وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۴﴾

ترجَمۂ کنزالعرفان: اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے در گزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیک لوگوں سے محبت فرماتا ہے۔

(پ ۴، اٰل عمران: ۱۳۴)

یہ جواب سُن کر وہ مسلمان ہو گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء ص ۵۱)

سلام و مصافحہ کرنا اور تحفہ پیش کرنا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مسلمانوں سے ملتے وقت سلام و مصافحہ کرنا اور وقتاً فوقتاً انہیں جائز تحائف پیش کرنا بھی محبتیں بڑھانے اور عداوتیں مٹانے کے لئے نہایت مجرب ہے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مصافحہ کیا کرو کینہ دور ہو گا، تحفہ دیا کرو محبت بڑھے گی اور بُغْض دور ہو گا۔ (موطاامام مالک، کتاب حسن الخلق، ۲/۴۰۷، حدیث: ۱۷۳۱)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ دونوں عمل بہت ہی مُجَرَّب (یعنی تجربہ شدہ) ہیں جس سے مصافحہ کرتے رہو اس سے دشمنی نہیں ہوتی۔ اگر اتفاقاً کبھی ہو بھی جائے تو اس کی برکت سے ٹھہرتی نہیں۔ یونہی ایک دوسرے کو ہدیہ دینے سے عداوتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۳۶۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک عمل نمبر 30 کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس پر فتن دور میں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی اصلاحِ اُمّت کے عظیم جذبے کے تحت مسلمانوں کو محبتوں کے جام پلانے اور ان کے درمیان اُخوت و بھائی چارے کو فروغ دینے میں مصروفِ عمل ہے لہٰذا آپ بھی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ سلام کرنے کے لئے جان پہچان ضَروری نہیں بلکہ کوئی ہمیں جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اسے سلام کرنا چاہیے، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سلام عام کرنے کی ترغیب دِلاتے ہوئے نیک عمل نمبر 30 میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گُزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟

سلام کی سنّت پر عمل کرنے والوں کیلئے کثیر فضائل و ثَمرات کی خوشخبریاں ہیں۔ اس سنّت پر عمل کرنے والوں کے فضائل پر مشتمل تین فرامینِ مصطفٰے ملاحظہ فرمایئے: (1) جب دو مسلمان مَرد ملاقات کرتے ہیں اور ان میں سے ایک اپنے رفیق کو سلام کرتا ہے تو ان میں سے اللہ پاک کے نزدیک زیادہ مَحبوب وہ ہوتا ہے جو اپنے رفیق سے زیادہ گرم جوشی سے ملاقات کرتا ہے۔ پھر جب وہ مُصافحہ کرتے ہیں تو ان پر 100 رحمتیں نازل ہوتی ہیں ان میں سے 90 رحمتیں سلام میں پہل کرنے والے کیلئے اور 10 مصافحہ میں پہل کرنے والے کیلئے ہیں۔ (مسندِ بزّار، 437/1، حدیث: 308) (2) سلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بری ہے۔ (شعبُ الایمان، 433/6، حدیث: 8786) (3) لوگوں میں اللہ پاک کے زیادہ قریب وہی شخص ہے جو اُنہیں پہلے سلام کرے۔ (ابوداؤد، 449/4، حدیث: 5197)

شعبہ اِیچ۔ آر(H-R)ڈیپارٹمنٹ(اجارہ)

سُبْحٰنَ اللہ!سلام کرنا کتنی پیاری عبادت ہے جو دنیاوی واُخروی برکتوں کا مجموعہ ہے اور سلام کرنے والے کو اِس کی خوب خوب برکتیں ملتی ہیں، لہٰذا اگر ہم بھی اِن برکتوں کو پانا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم سلام کو خوب خوب عام کریں اور یہ سوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو کر سلام کے فیضان کو عام کریں۔اَلْحَمْدُلِلّٰہ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں 109 سے زائد شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے،اِنہی شعبہ جات میں سے ایک **"شعبہ اِیچ۔ آر(H-R)ڈیپارٹمنٹ(اجارہ)"** بھی ہے۔**اَلْحَمْدُلِلّٰہ دعوتِ اسلامی** کے دینی ماحول سے لاکھوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں وابستہ ہیں جو بغیر تنخواہ کے رضائے الٰہی کے حُصول کے لیے خدمت دین میں مصروفِ عمل ہیں۔ دعوتِ اسلامی چونکہ بہت بڑی تحریک ہے اور اِس کے بعض شعبہ جات ایسے ہیں جن میں اجیروں (ملازمین) کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جاسکتا،مثلاً جامعۃ المدینہ، مدرسۃ المدینہ، مَدَنی مراکز اور مَدَنی چینل وغیرہ۔ چنانچہ اُن تمام اجیروں کے کام،اُن کی اَھلِیَّت وضرورت کو دیکھنے اور اُن کے تمام مسائل کا شرعی تقاضوں کے مطابق مناسب حل کرنے کے لیے یہ شعبہ قائم ہے۔اللہ اس شعبے کو مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! 10 جُمادی الاُولیٰ قریش کے خُوش نصیب تاجر اور عَشَرۂ مُبَشَّرہ میں سے ایک پیارے صحابی حضرت طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا عرس پاک ہے۔ آیئے! آپ کی مُبارَک زِندگی سے متعلق چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے:

حضرت طلحہ بن عُبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مختصر تعارف

حضرت علامہ بدرُالدِّین عینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شرح سُنَنِ اَبی داوٗد میں آپ کا سلسلۂ نَسَب اس طرح ذکر کرتے ہیں: حضرتِ طلحہ بن عبیدُ اللہ بن عُثمان قرشی تیمی مَدَنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ، آپ کی کُنیت ابُو محمد ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کو طَلْحَۃُ الْخَیْر، طَلْحَۃُ الْفَیَّاض اور طَلْحَۃُ الْجُوْد کے القابات سے یاد فرمایا۔(معجم کبیر، حدیث:۱۹۷، ۱/۱۱۲) آپ کثرت سے سَخاوت فرماتے تھے۔ (فیض القدیر، حرف الطاء، تحت الحدیث: ۵۲۷۴، ۴/۳۵۷) آپ مکۂ مکرمہ کے رہنے والے تھے، امیر المؤمنین حضرت ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے قبیلہ بنو تَیم سے تعلق تھا، آپ کا حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بھی نَسبی تعلُّق ہے، اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی طرح آپ کا سلسلۂ نَسَب بھی ساتویں پُشت میں (حضرت کعب بن مُرّہ پر) حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے جا ملتا ہے۔(حضرت طلحہ بن عبید اللہ، ص ۹، ملخصا) آپ نے کئی غزوات میں اپنی شُجاعت و بہادُری دِکھائی، بالآخر جنگِ جَمَل کے دَوران گیارہ (11) جُمادی الاُخریٰ 36ھ (بروز جمعرات) مَروان بن حکم نے آپ کی ٹانگ میں ایک تِیر مارا، جس سے خُون کی رَگ بُری طرح کَٹ گئی، جب اس کا مُنہ بند کرتے تو ٹانگ پُھول جاتی اور اگر چھوڑتے تو کَثرت سے خُون بہنے لگتا۔ پس آپ نے اِرشاد فرمایا: اس کو ایسے ہی چھوڑ دو، یہ اللہ پاک کے تِیروں میں سے ایک تِیر ہے، یعنی میری شَہادت اسی کے ساتھ مُقدّر کی گئی ہے۔ بس اسی کے سبب 60 یا 64 سال کی عُمر میں آپ اس وطنِ اِقامت کو چھوڑ کر وَطنِ اَصلی میں جا بسے۔(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، طلحۃ بن عبید اللہ التیمی، ۲/۳۲۰۔ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اذان کی سنتیں و آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”فیضانِ اذان“ سے اذان کے بارے میں چند نکات سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین

مُصطفٰے ملاحظہ کیجئے:(1)جب اذان دینے والا اذان دیتا ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دُعا قبول ہوتی ہے۔(مستدرک،۲/۲۴۳،حدیث:۲۰۴۸)(2)مؤذن کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے،اس کے لیے مغفرت کر دی جاتی ہے اور ہر تر و خشک جس نے اس کی آواز سنی اس کیلئے استِغفار کرتی ہے۔(مُسنداحمد،۲/۵۰۰،حدیث:۱۰۱۲۱) ۞پانچوں فرض نمازیں ان میں جمعہ بھی شامل ہے جب جماعت اُولٰی کے ساتھ مسجِد میں وقت پر ادا کی جائیں تو ان کیلئے اذان سُنَّتِ مُؤَکَّدَہ ہے اور اسکا حکم مثل واجب ہے اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے تمام لوگ گنہگار ہونگے۔(بہارِ شریعت،۱/۴۶۴)۞اگر کوئی شخص شَہر کے اندر گھر میں نماز پڑھے تو وہاں کی مسجِد کی اذان اس کیلئے کافی ہے مگر اذان کہہ لینا مُستَحَب ہے۔(رَدُّالْمُحتار،۲/۷۸،۶۲)۞اذان کے دوران چلنا،پھرنا،برتن،گلاس وغیرہ کوئی سی چیز اُٹھانا،کھانا وغیرہ رکھنا،چھوٹے بچّوں سے کھیلنا،اِشاروں میں گفتگو کرنا وغیرہ سب کچھ موقوف کر دینا ہی مناسِب ہے۔۞جو اَذان کے وَقت باتوں میں مشغول رہے اس کا معاذَاللہ خاتمہ بُرا ہونے کا خوف ہے۔

(بہارِ شریعت،۱/۴۷۳)

۞اعلان:۞

اذان کی بقیہ سنّتیں و آداب تربیتی حلقوں میں بیان کئے جائیں گے،لہٰذا اِن کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِالْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بزرگوں نے فرمایا: جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ مُعاف کردیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

جو یہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بعض بزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے

---

[1] ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

[2] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

[3] ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ قدر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 21 جنوری 2021ء
(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

---

1 ...الترغیب والترھیب، ۲/ ۳۲۹، حدیث: ۳۱

2 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

اذان کی بقیہ سنتیں و آداب

۞ اگر کوئی شخص شہر کے باہر یا گاؤں، باغ یا کھیت وغیرہ میں ہے اور وہ جگہ قریب ہے تو گاؤں یا شہر کی اذان کافی ہے پھر بھی اذان کہہ لینا بہتر ہے اور جو قریب نہ ہو تو کافی نہیں۔ قریب کی حد یہ ہے کہ یہاں کی اذان کی آواز وہاں پہنچتی ہو۔(فتاویٰ ھندیۃ، ۱/ ۵۶) ۞ مسافر نے اذان و اِقامت دونوں نہ کہی یا اِقامت نہ کہی تو مکروہ ہے اور اگر صرف اقامت کہہ لی تو کراہت نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ اذان بھی کہہ لے۔ چاہے تنہا ہو یا اس کے دیگر ہمراہی وہیں موجود ہوں۔(بہارِ شریعت، ۱/ ۴۷۱، دُرِّمُختار مع رَدُّالْمُحتار، ۲/ ۷۸) ۞ خواتین اپنی نَماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا اس میں ان کیلئے اذان و اِقامت کہنا مکروہ ہے۔(دُرِّمُختار، ۲/ ۷۲) ۞ سمجھدار بچّہ بھی اذان دے سکتا ہے۔(دُرِّ مُختار، ۲/ ۷۵) ۞ بے وُضو کی اذان صحیح ہے مگر بے وُضو کا اذان کہنا مکروہ ہے۔(بہارِ شریعت، ۱/ ۴۶۶، مَراقی الْفَلاح، ص ۴۶) ۞ فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کہنا مستحب ہے۔(دُرِّمُختار، ۲/ ۶۷) اگر نہ کہا جب بھی اذان ہو جائے گی۔(قانونِ شریعت، ص ۸۹) ۞ راستے پر چل رہا تھا کہ اذان کی آواز آئی تو (بہتر یہ ہے کہ) اُتنی دیر کھڑا ہو جائے (چپ چاپ) سُنے اور جواب دے۔(فتاویٰ ھندیۃ، ۱/ ۵۷ ایضاً) ہاں! دورانِ اذان مسجد یا وُضو خانے کی طرف چلنے اور وُضو کرنے میں کوئی حرج نہیں اِس دوران زبان سے جواب بھی دیتے رہیے۔ ۞ اذان کے دوران استنجا خانے جانا بہتر نہیں کیونکہ وہاں اذان کا جواب نہ دے سکے گا اور یہ بہت بڑے ثواب سے محرومی ہے البتہ شدید حاجت ہو یا جماعت جانے کا اندیشہ ہو تو چلا جائے۔ ۞ اگر چند اذانیں سنے

تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ ہے کہ سب کا جواب دے۔(دُرِّمُختارمع رَدُّالمُحتار، ۸۲/۲، بہارِ شریعت،۱/۴۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆مقبول بندوں میں شامل ہونے کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے حلقوں میں اس بار شیڈول کے مطابق **"مقبول بندوں میں شامل ہونے کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الْمُنْتَخَبِیْنَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ الْوَفْدِ الْمُتَقَبَّلِیْنَ

(مسند امام احمد، مسند المکیین، حدیث وفد عبدالقیس عن النبی . . . الخ، ۲۹۵/۵، حدیث:۱۵۵۵۴)

ترجمہ: اے اللہ پاک! ہمیں اپنے چُنے ہوئے بندوں میں سے کردے جن کے اَعضاء چمک رہے ہوں گے جو قبول کئے جانے والے گروہ ہیں۔(فیضانِ دعا، ص ۳۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہوسکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ

کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیح فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یا مکتبۃُ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت

کی؟(17)گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18)مَدرسۃُ المدینہ (بالِغان)میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20)دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21)صدائے مدینہ لگائی؟(22)اپنے گھر کے جَھروکوں(یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں)سے(بِلاضرورت)باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24)کم از کم ایک مَدَنی درس(مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو)دیا، یا سُنا؟(25) سُنّت کے مطابق لباس(جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ)پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31)اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟(مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32)ظہر کی چار سُنّتِ قَبلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33) تَہَجُّد کی نماز پڑھی؟یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیل ادا کی؟(34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟(35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلِیہ پڑھیں؟(36)اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز(مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ وغیرہ)اِستِعمال تو نہیں کی؟(38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے ”مَدَنی چینل“ دیکھا؟(40) کسی ایک یا چند سے دُنیَوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورَت میں(ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً(یعنی Temporary)لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق و رِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا:”میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں“ جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43)صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر(بلا مصلحتِ شَرعی) اُس کا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46)ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟(47)چوک درس دیا، یا سُنا؟(48)اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51) کسی اِسلامی بھائی(خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52)زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستِعمال(یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے(یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56)ماں باپ کا اَدب و اِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتِماع میں بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں اوّل تا آخر(یعنی مغرب تااشراق وچاشت)شرکت کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یادُکھیارے کے گھر یااسپتال جاکر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یاعزیز کے اِنْتِقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف(یارہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن)کاروزہ رکھا؟(63)ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو(جوپہلے دینی احول میں تھے،یاپہلے اِجتِماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے)تلاش کرکے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67)پچھلے اِسلامی مہینے کانیک اعمال کارِسالہ فِل یعنی پُر کرکے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالِم(یااِمام مسجد،مؤذّن،خادم)کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ)12 ماہ اور مختلف کورسز(12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس)کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے،روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے،اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دیناجب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد